

اک بیتا

غزل

جنابِ آلم مظفرنگری

ہوا کرتے ہیں جس سے لالہ و گل کے نشاں پیدا
 کلی سے جس طرح ہوتی ہے بُوئے گلستاں پیدا
 محبت میں نہیں ہوتا ہے کیفِ جاوداں پیدا
 میں اپنے قافلے کو کس طرف دیکھوں کہاں ہونڈوں
 جنوں میں جب کوئی سجدہ اسے منظور ہوتا ہے
 مٹانے سے نہیں مٹتے ہیں آثارِ حیاتِ غم
 باغوشِ لحدِ آرام سے سوؤں گا تا محشر
 رہا کرتے ہیں جلوے آپ کے جس کے تصور میں
 ہو در پردہ بھی بے پردہ بھی تم بزمِ تماشا میں
 زمیں پر جس جگہ ظلم و ستم کا دور ہوتا ہے
 وہی خاک چمن کرتی ہے برقی آشیاں پیدا
 یونہی ہوتے ہیں دل سے دل کے اسرارِ نہاں پیدا
 نہ ہو آہستہ آہستہ جو تاثرِ فغاں پیدا
 نہ آوازِ جبرس ہے اور نہ گردِ کارواں پیدا
 تو کر لیتی ہے پیشانی مری خود آستاں پیدا
 ہے خاکِ دل کے ہر ذرے سے دل کی داستاں پیدا
 یہاں ہو گا نہ کوئی مانعِ خوابِ گراں پیدا
 وہ کر لیتا ہے ہر تصویر کے مُنہ میں زباں پیدا
 یہ ہو معلوم کیسے ہو کہاں پنہاں کہاں پیدا
 وہیں ہوتا ہے اک دن انقلابِ آسماں پیدا

چلو منزل کی جانب اور سامانِ سفر باندھو
 آلم ہونے لگی بانگِ درائے کارواں پیدا